ہولی فیتھ پریزنٹیشن اسکول راولپورہ سرینگر

Winter Assignment FA-1 FA-2

جماعت: چہارم

مضمون: اُردو

سبق نمبرا:

عنوان: حمد

مرکزی خیال۔

نظم "حمد" کے شاعر "حفیظ جالندہری" اپنے اس حمدیہ کلام میں اللہ تعالی کی تعریف وتوصیف بیان کرتے ہیں۔نظم حمد کا مرکزی خیال اللہ تعالی کی تعظیم وتکریم ہے۔ساری کائنات اوراس میں بسنے والی تمام مخلوق کے خالق و مالک اللہ ہے۔وہی سب کو پالنے والا اور عطا کرنے والا ہے۔لہذا ہمیں اس کا شکرادا کرنا چاہیے کیونکہ ہر چیز اللہ تعالی کے قبضہ قدرت میں ہے۔

خلاصہ۔

حفیظ جالندھری کی نظم "حمد" (اے دو جہاں کے والی...) میں شاعر اللہ تعالیٰ کی ذات کو مخاطب کرتے ہوئے کہتا ہے کہ اے اللہ تو ہی ساری کائنات کا مالک وخالق ہے۔نظم میں شاعر قدرت کی منظر کشی کرتے ہوئے اللہ تعالی کی تعریف وتوصیف یوں بیان کرتے ہیں کہ اے خدا ہر وجود سے تیری قدرت , تیری حکمت عیاں ہوتی ہے۔شاعر اس حمد یہ کلام میں دنیا کو ایک باغ کے ساتھ تشبیہ دے کر خدا کی حمد وثنا کے بارے میں کہتا ہے کہ خدایا یہ دنیا کا باغ تیری ہی فیض وکرم سے سرسبز وشاداب ہے۔ خداوندا یہ آگ، یہ پانی یہ، خاک یہ، یہ ہوا سب تیری مہربانی تیرے کرم کی وجہ سے ہی موجود ہے۔اورانہی عناصر اربعہ سے تو نے انسان جیسے عظیم وجود کو خلق کیا۔خدایا یہ اونچے اونچے پہاڑ تیری عظمت کی گواہی دے رہے ہیں۔اور تیری ہی دم سے دریاؤں میں روانی ہے۔خدایا تیرا فیض ہر ایک شے پر یکساں ہے اور تیرے ہی دم سے یہ ساری کائنات رواں دواں ہے۔اور ہم سب تیرے غلام ہے اور تو ہمارا خالق و مالک ہے۔

الفاظ	معنی
حکمت	کاری گری،قدرت
گلشن	باغ
نرالی	انوکھی،سب سے الگ
والی	مالک
فیض	کرم ,فائدہ
غلام	بندہ ,ملازم ,نوکر
خالق	پیدا کرنے والا
جا	جگہ
کرم	مہربانی،رحم
شے	چیز
دم قدم	ہستی،وجود

سوالات/جوابات

سوال:-دوجہاں کے والی سے کیا مراد ہے؟

جواب:-دوجہاں کے والی سے مراد خدا ہے۔

سوال:-اونچے پہاڑ چپ رہ کر کس بات کو ظاہر کرتے ہیں؟

جواب:-اونچے پہاڑ چپ رہ کر خدا کی قدرت کو ظاہر کرتے ہیں۔

سوال:-خدا ہر شے میں اور ہر جگہ موجود ہے نظم کے کن شعروں میں یہ بات کہی گئی ہے؟

جواب:- نظم کے مندرجہ ذیل اشعار میں یہ بات کہی گئی ہے

ہر شے میں ہم نے دیکھا تیرے کرم کا سایہ

جس جا بھی ہم نے ڈھونڈا تیرا نشان پایا

سرگرمی:۔نظم میں ہم آواز الفاظ کو تلاش کر کے اپنی نوٹ بک میں لکھیے ۔

سوال۔جُملوں میں استعمال کیجیے۔

والی: اللہ ساری دُنیا کا مالک ہے۔

مالی: ہمارے مالی کا نام ولی ہے۔

ڈالی: چڑیا ڈالی پر بیٹھی ہے۔

نرالی: اللہ کی شان نرالی ہے۔

سوال: مثال دیکھ کر الفاظ بنایئے۔

روا + نی = روانی

پا + نی = پانی

نشا + نی = نشانی

جوا + نی = جوانی

کہا + نی = کہانی

نا + نی = نانی

سبق نمبر۲: عنوان: اتفاق

مرکزی خیال۔

لفظ اتفاق سے ہر کوئی آشنا ہے دنیا کا نظام اتفاق و اتحاد اور لوگوں کے آپسی میل جول سے چلتا ہے انسان اپنے سماج میں اکیلا اور تنہا اپنی زندگی بسر نہیں کر سکتا اس لیے ہمیشہ دوسرے کی مدد کا محتاج رہتا ہے دنیا کی ہر چیز ہمیں اتفاق و اتحاد کا سبق پڑھاتی ہے قدرت بھی اتفاق و اتحاد کے حق میں ہے۔

خلاصہ۔

مذکورہ درس میں اتفاق و اتحاد کو ایک کہانی کے ذریعے بیان کیا گیا ہے۔کہ ایک شخص کے چند بیٹے تھے سب ہی

طاقتور اور صحت مند تھے لیکن ہمیشہ آپس میں لڑتے رہتے تھے اپنے بیٹوں کی نا اتفاق کی دیکھ کر ان کے والد من ہی من پریشان رہتے تھے انہیں کئی مرتبہ سمجھایا مگر انہیں کوئی اثر نہ ہوا ایک دن ان کے والد کو ایک ترکیب سوجھی انہوں نے سبھی بیٹوں سے کہا کہ سب ایک ایک لکڑی لے کر میرے پاس آیں سبھی ایک ایک لکڑی لے آئے والد نے سبھی لکڑیوں کا ایک گٹھا بنایا اور اپنے بڑے بیٹے کو بلایا اور کہا کہ اس گٹھے کو توڑ دو بڑے بیٹے نے کوشش کی مگر وہ گٹھا ٹس سے مس نہ ہوا والد نے باری باری سارے بیٹوں سے یہ گٹھا توڑنے کو کہا لیکن ان میں سے کوئی ایک بھی گھٹے کو توڑنے میں کامیاب نہ ہو سکا نے گٹھا کھول کر ایک ایک لکڑی سب کو دے دی اور اسے توڑنے کو کہا سب نے با آسانی لکڑی توڑ دی اس طرح ان کے والد نے انہیں سمجھایا کہ اگر اس گٹھے کی طرح ایک ہو کر رہو گے تو تم مضبوط ہو گے اور تمہیں کوئی بھی نقصان نہیں پہنچا سکتا بیٹوں نے باپ کی باتوں پر عمل کیا اس کے بعد وہ کبھی نہیں لڑے اور مل جل کر رہنے لگے کیونکہ ان کی سمجھ میں یہ بات آ گئی تھی کہ لڑائی جھگڑے اور نا اتفاقی میں نقصان ہے اور اتفاق و اتحاد میں برکت ہے۔

الفاظ	معنی
توانا	طاقت ور
ڈانٹ ڈپٹ	پھٹکار
ترکیب	طریقہ، تدبیر، ڈھنگ
حکیمانہ	حکمت کے ساتھ، دانائی کے ساتھ
نا اتفاقی	پھوٹ، علاحدگی
اتفاق	سدوستی، محبت، اتحاد

سوالات/جوابات

سوال:- بوڑھے باپ کے کتنے بیٹے تھے؟

جواب:- بوڑھے باپ کے سات بیٹے تھے۔

سوال:- اتفاق کی طاقت کو باپ نے کیسے اپنے بیٹوں کو سمجھایا؟

جواب:- باپ نے بیٹوں کو ایک ایک لکڑی لانے کے لئے کہا۔اس نے ان لکڑیوں کو باندھا اور ایک گٹھا بنالیا اور بڑے بیٹے کو دے کر کہا کہ اس گٹھے کو توڑ دو۔ بیٹا گٹھا توڑ نہیں پایا۔ باپ نے باری باری سب بیٹوں کو گٹھا توڑنے کے لئے کہا لیکن کوئی اس گٹھے کو توڑ نہ سکا۔ پھر باپ نے گٹھا کھول کر سب بیٹوں کو ایک ایک لکڑی دی اور اُسے توڑنے کے لئے کہا۔سب نے آسانی سے اس ایک ایک لکڑی کو توڑ دیا۔باپ نے بیٹوں کو سمجھایا کہ اسی طرح اگر تم اکھٹے رہو گے تو کوئی تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا اور اگر تم بٹ جاؤ گے تو تمہاری مضبوطی اور طاقت ختم ہو جائے گی۔

سوال:- بیٹے کس بات پر حیران ہو گئے؟

جواب:- لکڑی کے گھٹے والی بات کی ترکیب سمجھ نہ آنے پر وہ سب حیران ہو گئے جو کہ ان کے والد نے ان کو سمجھانے کے لیے بنائی تھی۔

سوال:-اس کہانی سے کیا نصیحت ملتی ہے؟

جواب:- اس کہانی سے نصیحت ملتی ہے کہ ہمیں اتفاق سے رہنا چاہئے کیونکہ اتفاق میں طاقت ہے۔اتفاق ہمیں ٹوٹنے اور بکھرنے سے بچاتا ہے۔

سوال: نیچے لکھے ہوئے لفظوں کے جملے بنائیے:

اتفاق: ہمیں اتفاق سے رہنا چاہیے۔

مضبوط: عمارت کی بنیاد مضبوط ہونی چاہیے۔

ترکیب: کسان نے ایک ترکیب سوچی۔

حکیمانہ: باپ کا حکیمانہ جواب سُن کر بیٹوں کو اپنی غلطی کا احساس ہوا۔

سوال: خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

۱۔کسی زمانے میں ایک شخص کے سات بیٹے تھے

۲۔اُن میں سے کوئی بھی اُس گٹھے کو توڑ نہ سکا۔

۳۔جب یہ گٹھا سات حصوں میں بٹ گیا تو آسانی کے ساتھ ٹوٹ گیا۔

سرگرمی:- طلبہ اتفاق کے فوائد پر چند جملے تحریر کریں۔

سبق نمبر ۳ عنوان درخت کی پکار

الفاظ معنی اپنی نوٹ بک پر لکھیے۔

سوالوں کے جواب

س۔درخت نے حامد سے کیا کہا؟

جواب: درخت نے حامد سے کہا کہ تم میرے دوست بنو اور میری مدد کرو۔

س۔حامد نے کس طرح درخت کی مدد کی؟

جواب: حامد نے درخت کو کٹنے سے بچایا۔حامد درخت سے لپٹ گیا اور کلہاڑی والے شخص سے کہنے لگا کہ درخت کاٹنے سے پہلے تمہیں مجھے کاٹنا ہوگا۔اس طرح حامد نے درخت کی مدد کی۔

سوال: درخت کی حفاظت کیوں ضروری ہے؟

جواب۔درخت کی حفاظت اسلئے ضروری ہے کیونکہ درخت ماحول کو آلودگی سے بچاتے ہیں اور بارش لانے میں مدد کرتے ہیں اور ہوا کو صاف کرتے ہیں۔

سوال۔حامد درخت سے کیوں لپٹا؟

جواب۔حامد درخت سے اسلئے لپٹا کیوں کہ کوئی درخت کو کاٹنے کے لئے کلہاڑی لے کر آرہا تھا۔

سوال۔ لفظ کے متضاد لکھیے۔

زیادہ	کم
نقصان	فائدہ
زمین	آسمان
خوش	غم
صحیح	غلط

سوال: صفحہ نمبر ۲۰ اور ۲۱ ٹِک پر کیجیے۔

سبق نمبر ۴ عنوان سچا انصاف

سوالوں کے جواب۔

س۔ حضرت عمرؓ رات میں گشت کیوں لگایا کرتے تھے؟

ج۔ حضرت عمرؓ رات کو رعایا کی خبر گیری کے لیے گشت لگایا کرتے تھے۔

س۔ ایک رات گشت لگاتے ہوئے حضرت عمرؓ نے کیا دیکھا؟

ج۔ حضرت عمرؓ نے گشت لگاتے دیکھا کہ ایک بڑھیا چولھا جلا رہی ہے اور اُس کے بچے رو رہے ہیں۔

س۔ حضرت عمرؓ نے بیوہ سے کیا پوچھا؟

ج۔ حضرت عمرؓ نے بیوہ سے پوچھا کہ یہ بچے کیوں رو رہے ہیں۔

س۔ بیوہ نے حضرت عمرؓ کو کیا جواب دیا؟

ج۔ بیوہ نے حضرت عمرؓ کو جواب دیا کہ یہ بچے بھوکے ہیں۔ میں نے انہیں بہلانے کیلئے ہانڈی میں پانی اُبالنے کے لئے رکھا ہے۔

س۔ حضرت عمرؓ نے بیوہ کی کس طرح مدد کی؟

ج۔ حضرت عمرؓ نے خود بیت المال سے کھانے کا ساماں اٹھا کر لایا اور بچوں کو خود کھانا پکا کر کھلایا۔

س۔ خالی جگہوں کو پُر کیجیے۔

ا۔ حضرت عمرؓ مسلمانوں کے۔۔۔۔۔۔ تھے (خلیفہ)

۲۔ میرے اور عمر کے۔۔۔۔۔۔ اللہ فیصلہ کرے گا۔ (درمیان)

۳۔ بچے بھوک کے مارے۔۔۔۔۔۔ رہے تھے۔ (بلک)

۴۔ ہانڈی میں صرف پانی اور۔۔۔۔۔ تھیں۔ (کنکریاں)

۵۔ جب قیامت میں تم میرا۔۔۔۔۔ نہیں اٹھا سکتے تو پھر آج تم سے اپنا بوجھ کیوں اٹھواؤں۔ (بوجھ)

س۔لفظوں کے جملے بنایئے:

فرض: بچوں کا فرض ہے کہ والدین کی عزت کریں

محنت: محنت کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔

رعایا: حضرت عمر اپنی رعایا سے انصاف کرتے تھے۔

تسلی۔بارش پڑنے سے ہمیں تسلی ملی ہے۔

فیصلہ: جلدی میں کیا گیا فیصلہ ہمیشہ غلط ہوتا ہے۔

گرائمر

لفظ اور اسکی اقسام:

جو کچھ ہم منہ سے بولتے ہیں اسے لفظ کہتے ہیں یا دو یا دو سے زائد حروف ملانے پر جب وہ معنی دیتے ہیں اس کو لفظ کہتے ہیں۔ جیسے: دن، رات، آج، کل، وغیرہ یا جو کچھ ہم بولتے ہیں اسے لفظ کہتے ہیں لفظ حروف کے مجموعے کا نام ہے، جب ہم حروف تہجی کو جوڑتے ہیں تو لفظ بنتا ہے۔

مثال کے طور پر

ا+ ح +م+ د= احمد

پ+ر= پر

ب+ک+ر+ی = بکری

ان تین مثالوں میں جب ہم نے ان حرفوں کو جوڑا تو ایک نیا لفظ بنا۔لفظ دراصل آوازیں یعنی بات کرنے کو کہتے ہیں جب ہم باتیں کرتے ہیں تو لفظ نکلتے ہیں۔جیسا کہ ہمیں معلوم ہے کہ لفظ حروف تہجی کے مجموعے کو کہتے ہیں جب ہم حروفوں کو آپس میں جوڑتے یا ملاتے ہیں تو لفظ بنتا ہے لیکن کچھ الفاظ ایسے ہوتے ہیں جن کا کوئی مطلب نہیں ہوتا۔

اس لحاظ سے لفظ کی دو قسمیں ہیں:

۱۔کلمہ

۲۔مہمل

کلمہ: بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں۔ہم اپنی روزمرہ زندگی میں جو باتیں کرتے ہیں وہ دراصل کلمے ہوتے ہیں یا معنی دار الفاظ کو کلمہ کہتے ہیں مثلاً پانی۔قلم۔سودا۔بازار۔لڑکا۔وغیرہ یہ سب معنی دار الفاظ ہیں۔

مہمل: وہ لفظ ہے جس کے اپنے کوئی معنی نہ ہوں بلکہ معنی دار الفاظ کے ساتھ استعمال ہوں۔یہ کلام میں خوبصورتی پیدا کرنے کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

مثلاً قلم ولم، پانی وانی، سودا سلف، دانہ دنکا۔

اب ان مثالوں میں ولم، وانی، سلف، نکا مہمل ہیں جن کا کوئی معنی نہیں ہیں بلکہ معنی دار الفاظ قلم، پانی، سودا کے ساتھ استعمال ہو کر کلام یا تحریر میں خوبصورتی پیدا کرتے ہیں۔

کلمے کی اقسام:

کلمہ وہ لفظ ہے جسکے کچھ معنی ہوں۔یعنی حروف کے ایک ایسے مجموعے کو کلمہ کہا جاتا ہے جس سے کسی بات کا مطلب پوری طرح سمجھ میں آئے۔

کلمے کی تین اقسام ہیں۔

۱۔اسم

۲۔فعل

۳۔حرف

اسم: اسم وہ کلمہ ہے جو کسی شخص، جگہ یا چیز کا نام ظاہر کرے۔مثلاً: میز، بلی، احمد، درخت، کراچی۔

فعل: فعل کو ہم یوں بھی سمجھ سکتے ہیں کہ فعل کام کو کہتے ہیں وہ کلمہ جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا ظاہر ہو فعل کہلاتا ہے۔مثلاً: لکھتا۔آیا۔بیٹھا۔پڑھنا۔کھیلتا وغیرہ۔

حرف: وہ الفاظ جو نہ کسی کا نام ہو یا نہ کسی کام کو ظاہر کرے بلکہ اسم اور فعل کے ساتھ مل کر اپنے معنی ظاہر کرتے ہیں وہ حرف کہلاتے ہیں۔ حرف کے اپنے کوئی معنی نہیں ہوتے بلکہ دوسرے الفاظ کے ساتھ مل کر اپنے معنی ظاہر کرتے ہیں۔

اب ان تینوں اقسام کو مثالوں سے سمجھے۔

ا۔ طوطا درخت پر بیٹھا ہے۔

اس جملے میں طوطا، درخت اسم ہیں کیونکہ یہ نام ہیں جبکہ بیٹھا فعل ہے جو کام کو ظاہر کر رہا ہے۔ ''پر'' کے اپنے کوئی معنی نہیں ہیں لیکن جملے میں اسم اور فعل کے ساتھ مل کر اپنے معنی ظاہر کر رہا ہے۔ یہ حرف کہلاتا ہے۔